بندے سے تعلق اور خدا سے تعلق مذہبی قوموں کی تعمیر کے لئے نہائت اہم ہے

اپنی نمازوں کو اتنا مستحکم کریں کہ کوئی زلزلہ و مشکل انہیں گرا نہ سکے

ہر شخص فجر کی نماز کے بعد تلاوت سے قرآن کریم کی عادت ڈالے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ نمبر ۳۹

روزنامہ الفضل ربوہ

فون: ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۴/۳۹ سوموار ۱۱ ؍ جمادی الاول ۱۴۱۰ھ ۔ ۱۱ ؍ فتح ۱۳۶۸ ہش ۔ ۱۱ ؍ دسمبر ۱۹۸۹ء نمبر ۲۸۱

یہ تصور بالکل باطل ہے کہ انسان بد اخلاق بھی ہو اور پھر باخدا بھی ہو جائے

ذیلی تنظیموں کو پانچ بنیادی اخلاق اور عبادات کے قیام کے لئے خصوصی ہدایات

خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بمقام بیت الفضل لندن بتاریخ ۲۴ ؍ نبوت (نومبر) ۱۳۶۸ ہش (۱۹۸۹ء)

حضور نے فرمایا:۔

"وہ لوگ جو بڑے بڑے منصوبے بناتے ہیں، ان کو یہ رجحان پیدا کرنا چاہئے کہ ابتدائی باتوں کی طرف خصوصی توجہ دیں۔ بعض دفعہ بعض بہت ہی بلند بانگ منصوبے بنانے والے اور بلند بانگ دعاوی کرنے والے ابتدائی باتوں سے بے خبر رہ جاتے ہیں اور وہ چیزیں جو اُن کی نظر میں ابتدائی ہیں، درحقیقت بنیادی حیثیت رکھنے والی باتیں ہوا کرتی ہیں۔ اور جب تک بنیادیں قائم نہ ہوں، کوئی بلند عمارت تعمیر نہیں کی جاسکتی۔ یہ ایک ایسا قانون ہے جسے دنیا کا کوئی انجینئر، کوئی ماہر فن نظر انداز نہیں کرسکتا۔ قوموں کی تعمیر میں اور میری مراد مذہبی قومیں ہیں۔ مذہبی قوموں کی تعمیر میں دو باتیں بہت ہی بڑی اہمیت رکھتی ہیں اور انہیں کے گرد سارا فلسفۂ حیات گھومتا ہے۔ یعنی بندے سے تعلق اور خدا سے تعلق۔ ان دونوں تعلقات میں (دین حق۔ ناقل) نے بہت ہی وسیع تعلیمات دی ہیں اور بہت ہی بلند منصوبے پیش کئے ہیں لیکن ان منصوبوں پر عمل تبھی ممکن ہے جب ان کے ابتدائی حصوں پر خصوصیت سے توجہ دی جائے اور صبر کے ساتھ پہلے بنیادیں تعمیر کی جائیں، پھر خدا تعالیٰ کے فضل سے توقع رکھی جائے کہ ان بنیادوں پر عظیم الشان عمارتیں تعمیر ہوں گی۔

زمانے کی دوری اخلاق سے پاٹی جاسکتی ہے

جماعت احمدیہ کا جو موجودہ دور ہے۔ یہ غیر معمولی اہمیت رکھنے والا دور ہے اور جیسا کہ میں نے بارہا پہلے توجہ دلائی ہے، ہم حضرت اقدس (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ ناقل) کی پہلی صدی سے دُور ہو رہے ہیں یعنی زمانے اور وقت کے لحاظ سے دُور ہو رہے ہیں لیکن عین ممکن ہے بلکہ قرآن کریم نے اس کی معین پیشگوئی بھی فرمائی ہے کہ زمانے کی دُوری پاٹی جاسکتی ہے، عبور ہوسکتی ہے اگر اخلاق کو دُور نہ ہونے دیا جائے، اگر اعمال کو دور نہ ہونے دیا جائے (آیت قرآنی اور آخرین میں بھی جو ابھی تک ان سے ملی نہیں) میں یہی تو پیغام ہے اور یہی تو خوشخبری ہے جس کو پورا ہوتے دیکھ کر ہمارے ایمان پھر زندہ ہوئے ہیں۔ پس بہت ہی اہم بات ہے ہم نے آخرین ہوکر، قرآن کریم کی اس پیشگوئی کا مصداق بنتے ہوئے قطعی طور پر یہ دیکھ لیا اور دنیا پر ثابت کر دیا کہ زمانے کی دُوری کو اخلاق کی قربت کے ذریعے مٹایا جاسکتا ہے اور نیک اعمال کے نتیجے میں زمانے کے فاصلے ماضی میں بھی طے ہوسکتے ہیں اور مستقبل میں بھی طے ہوسکتے ہیں۔ پس اس پہلو سے ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم ہر صدی کے قدم پر یہ دیکھیں کہ ہمارا قدم پچھلی صدی کے ساتھ ملا ہوا ہے یا نہیں۔ اور ہمارا اخلاق اور عملی فاصلہ کہیں بڑھ تو نہیں رہا۔ پس آگے بڑھنا دو طرح سے ہوگا۔ ایک زمانے میں آگے بڑھنا۔ وہ تو ایسی مجبوری ہے جس پہ کسی کا کوئی اختیار نہیں۔ اور ایک آگے بڑھنا، یہ بھی ہوسکتا ہے جیسے قومیں بظاہر آگے بڑھتی ہیں لیکن بنیادی طور پر انحطاط کا شکار ہو جاتی ہیں۔ اخلاقی قدروں کے لحاظ سے انحطاط کا شکار ہو جاتی ہیں۔ وہ آگے بڑھنا تو تنزل کی علامت ہے۔ ہم نے اس پہلو سے آگے نہیں بڑھنا بلکہ واپس جانا ہے حضرت (بانی سلسلہ۔ ناقل) نے بھی جو سب سے بڑا معجزہ دکھایا۔ جو سب سے بڑا عظیم الشان کارنامہ کرکے دکھایا، وہ واپسی کا کارنامہ ہے۔ آگے بڑھنے کا کارنامہ نہیں۔ ۱۳۰۰ سال کے فاصلے حائل تھے۔ کس طرح ایک ہی جست میں آپ اس زمانے میں جا پہنچے جو حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا زمانہ تھا۔ پس ہر صدی کی زمانی جست کے ساتھ ہمیں واپسی کی ایک جست بھی لگانی ہوگی۔ اور بڑے معین فیصلے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور بڑے قطعی فیصلے کے ساتھ ایسا پروگرام طے کرنا ہوگا کہ جب ہم وقت میں آگے بڑھیں تو اخلاقی اور اعمالی قدروں میں واپس جا رہے ہوں۔ اس پہلو سے اس دَور میں جب میں چاروں طرف دیکھتا ہوں تو جماعت کے پھیلاؤ کے ساتھ ساتھ اور بھی مسائل بڑھتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ تیزی سے بڑھ رہی ہے اور اس کی رفتار ہر طرف پہلے سے بہت زیادہ ہو چکی ہے۔ پس بڑی جماعتوں میں رفتار کا پھیلاؤ جہاں مبارک بھی ہے وہاں خدشات بھی پیدا کرنے والا ہے اور فکریں بھی پیدا کرنے والا ہے۔ اسی طرح بڑی جماعتوں میں نسل پھیلتی ہے۔ تولید کے ذریعے جماعتیں بڑھتی ہیں۔ اس پہلو سے بھی ساتھ ہی تربیتی فکریں بڑھنے لگتی ہیں۔

پس جب میں نے مجلس خدام الاحمدیہ، انصار اللہ اور لجنہ کو تمام ملکوں میں براہِ راست اپنے تابع کرنے کا فیصلہ کیا تو اس میں یہ ایک بڑی حکمت پیشِ نظر تھی تاکہ میں ان مجالس سے براہِ راست ایسے کام لوں جن کے نتیجے میں خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ ہماری تربیتی ضرورتیں پوری ہو سکیں۔ اور خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ محض خوابوں کے محل تعمیر نہ کریں بلکہ چھوٹے چھوٹے ایسے اقدام کریں جن کے نتیجے میں غریبانہ سر چھپانے کی ضرورت تو پوری ہو۔ یہ وہ ضرورت ہے، جس کے پیشِ نظر جیسا کہ میں نے بیان کیا، مجھے یہ اقدام کرنا پڑا۔ اس سلسلے میں آج میں دو ابتدائی پروگرام جماعت کے سامنے رکھتا ہوں اور یہ تینوں مجالس خصوصیت کے ساتھ میری مخاطب ہیں۔ ان کو تنظیمی ہدایات (اللہ تعالیٰ نے چاہا تو) پہنچتی رہیں گی اور چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں، چھوٹے چھوٹے آسان حصوں میں عملی پروگرام ان کے سپرد کئے جائیں گے لیکن جو بنیادی باتیں میرے پیشِ نظر ہیں، وہ میں آپ سب کے سامنے پہلے بھی مختلف حیثیتوں میں رکھتا رہا ہوں، آج پھر ان باتوں میں سے بعض کو دہرانا ضروری سمجھتا ہوں۔

اخلاقی تعمیر کی اہمیت

مذہبی قومیں بغیر اخلاقی تعمیر کے تعمیر نہیں ہو سکیں اور یہ تصور بالکل باطل ہے کہ انسان بد اخلاق ہو اور باخدا ہو۔ اس لئے مذہبی قوموں کی تعمیر میں سب سے اہم بات ان کے اخلاق کی تعمیر ہے اور یہ تعمیر جتنی جلدی شروع ہو اُتنا ہی بہتر اور اُتنا ہی آسان ہوتی ہے۔ پس اس پہلو سے لجنہ اماء اللہ نے سب سے ابتدائی اور بنیادی کام کرنے ہیں اور یہی ابتدائی اور بنیادی کام عمر کے دوسرے حصوں میں خدام کے سپرد بھی ہوں گے اور انصار کے بھی سپرد ہوں گے لیکن بنیادی طور پر ایک ہی چیزیں ہیں جو عمر کے مختلف حصوں میں مختلف مجالس کو خصوصیت سے سرانجام دینی ہیں۔

سچ کی عادت

سب سے پہلی بات سچ کی عادت ہے۔ آج دنیا میں جتنی بدی پھیلی ہوئی ہے۔ اس میں خرابی کا سب سے بڑا عنصر جھوٹ ہے۔ وہ قومیں جو ترقی یافتہ ہیں، جو بظاہر اعلیٰ اخلاق والی کہلاتی ہیں، وہ بھی اپنی ضرورت کے مطابق جھوٹ بولتی ہیں۔ اپنوں سے نہیں بولتیں تو غیروں سے جھوٹ بولتی ہیں۔ ان کے فلسفے جھوٹ پر مبنی ہیں۔ ان کا نظام حیات جھوٹ پر مبنی ہے، ان کی اقتصادیات جھوٹ پر مبنی ہے۔ غرضیکہ اگر آپ باریک نظر سے دیکھیں تو اگرچہ بظاہر ان کے زندگی کے کاروبار پر سویلائزیشن (CIVILIZATION) اور اعلیٰ تہذیب کے ملمع چڑھے ہوئے ہیں لیکن فی الحقیقت ان کے اندر مرکزی نقطہ، جس کے گرد یہ قومیں گھوم رہی ہیں اور جن کے اوپر ان کی تہذیبیں مبنی ہیں وہ جھوٹ ہی ہے۔ لیکن یہ ایک الگ بحث ہے مجھے تو اس وقت جماعت احمدیہ کے اندر دلچسپی ہے اور جماعت احمدیہ کے بچوں کے اوپر میں خصوصیت کے ساتھ نظر رکھتا ہوں اور میرے نزدیک جب تک بچپن سے سچ کی عادت نہ ڈالی جائے، بڑے ہو کر سچ کی عادت ڈالنا بہت مشکل کام ہو جاتا ہے۔ اور جیسا کہ میں نے اپنے بعض خطبات میں تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔ سچ بولنا بھی مختلف درجات سے تعلق رکھتا ہے اور مختلف مراحل سے تعلق رکھتا ہے اور کم سچا اور زیادہ سچا اور اس سے زیادہ سچا اور اس سے زیادہ سچا، اتنے بے شمار مراحل ہیں سچ کے بھی کہ ان کو طے کرنا بالآخر نبوت تک پہنچاتا ہے۔ اور صدیق کے مرحلے سے آگے خدا تعالیٰ نے سچائی کا جو مقام تجویز فرمایا ہے۔ اس کو نبوت کہا جاتا ہے ایسا سچا کہ جس کا کوئی پہلو بھی جھوٹ کی ملونی اپنے اندر نہ رکھتا ہو لیکن یہ ہیں بڑے اور اونچے اور بلند منصوبے جو قرآن کریم نے ہمارے سامنے پیش کئے ہیں۔

(جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی وہ ان لوگوں میں شامل ہوں گے جو نبی صدیق شہید اور صالح ہیں اور یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔ ترجمہ انذاقل) کتنے عظیم الشان اور بلند منصوبے ہیں لیکن ان کا آغاز سچ سے ہوتا ہے اور کوئی شخص صالح بھی نہیں بن سکتا جب تک وہ سچا نہ ہو۔ اس لئے بہت ہی اہم بات ہے کہ ہم اپنے بچوں کو شروع ہی سے نرمی سے بھی اور سختی سے بھی سچ پر قائم کریں اور کسی قیمت پر بھی ان کے جھوٹے

مذاق کو بھی برداشت نہ کریں۔ یہ کام اگر مائیں کر لیں تو باقی مراحل جو ہیں، قوم کے لئے بہت ہی آسان ہو جائیں گے اور ایسے بچے جو سچے ہوں وہ اگر بعد میں لجنہ کی تنظیم کے سپرد کئے جائیں یا خدام الاحمدیہ کی تنظیم کے سپرد کئے جائیں۔ ان سے وہ ہر قسم کا کام لے سکتے ہیں کیونکہ سچ کے بغیر وہ فائبر میسر نہیں آتا۔ وہ تانا بانا نہیں ملتا جس کے ذریعے آپ بوجھ ڈال سکتے ہیں یا منصوبے بنا کر ان میں استعمال کر سکتے ہیں۔ جھوٹی قومیں کمزور ہوتی ہیں۔ ان کے اندر اعلیٰ قدریں برداشت کرنے کی طاقت نہیں ہوا کرتی لیکن یہ ایک بڑا لمبا تفصیلی مضمون ہے اس کو آپ فی الحال نظر انداز فرمائیں اور یہ یقین رکھیں کہ سچ کے بغیر کسی اعلیٰ قدر کی، کسی اعلیٰ منصوبے کی تعمیر ممکن نہیں ہے۔ اس لئے جماعت احمدیہ میں بچپن سے ہی سچ کی عادت ڈالنا اور مضبوطی سے اپنی اولادوں کو سچ پر قائم کرنا نہایت ضروری ہے۔ اور جو بڑے ہو چکے ہیں ان پر اس پہلو سے نظر رکھنا اور ایسے پروگرام بنانا کہ بار بار خدام اور انصار اور لجنات اس طرف متوجہ ہوتے رہیں کہ سچائی کی کتنی بڑی قیمت ہے اور اس وقت جماعت کو اور دنیا کو جماعت کی وساطت سے کتنی بڑی ضرورت ہے۔

نرم اور پاک زبان کا استعمال

تربیت کا دوسرا پہلو نرم اور پاک زبان استعمال کرنا اور ایک دوسرے کا ادب کرنا ہے) یہ بھی بظاہر چھوٹی سی بات ہے۔ ابتدائی چیز ہے لیکن جہاں تک میں نے جائزہ لیا ہے، وہ سارے جھگڑے جو جماعت کے اندر رنجی طور پر پیدا ہوتے ہیں یا ایک دوسرے سے تعلقات میں پیدا ہوتے ہیں۔ ان میں جھوٹ کے بعد سب سے بڑا دخل اس بات کا ہے کہ بعض لوگوں کو نرم خوئی کے ساتھ کلام کرنا نہیں آتا۔ ان کی زبان میں درشتگی پائی جاتی ہے۔ ان کی باتوں اور طرز میں تکلیف دینے کا ایک رجحان پایا جاتا ہے، جس سے بسا اوقات وہ باخبر ہی نہیں ہوتے۔ جس طرح کانٹے دکھ دیتے ہیں اور ان کو پتہ نہیں کہ ہم کیا کر رہے ہیں، اسی طرح بعض لوگ روحانی طور پر سوکھ کے کانٹے بن جاتے ہیں اور ان کی روزمرہ کی باتیں چاروں طرف دکھ بکھیر رہی ہوتی ہیں۔ تکلیف دے رہی ہوتی ہیں اور ان کو خبر بھی نہیں ہوتی کہ ہم کیا کر رہے ہیں۔ ایسے اگر مرد ہوں تو ان کی عورتیں بیچاری ہمیشہ ظلموں کا نشانہ بنی رہتی ہیں اور اگر عورتیں ہوں تو مردوں کی زندگی اجیرن ہو جاتی ہے۔ یہ بات بھی ایسی ہے جس کو بچپن سے ہی پیشِ نظر رکھنا ضروری ہے۔ گھر میں بچے جب آپس میں ایک دوسرے سے کلام کرتے ہیں، اگر وہ آپس میں ادب اور محبت سے کلام نہ کریں۔ اگر چھوٹی چھوٹی بات پر تُو تُو مَیں مَیں اور جھگڑے شروع ہو جائیں تو آپ یقین جانئے کہ آپ ایک گندی نسل پیچھے چھوڑ کر جانے والے ہیں ایک ایسی نسل پیدا کر رہے ہیں جو آئندہ زمانوں میں قوم کو تکلیفوں اور دکھوں سے بھر دے گی اور آپ اس بات کے ذمہ دار ہیں ان کی آنکھوں کے سامنے ان کے بچوں نے ایک دوسرے سے زیادتیاں کیں، سختیاں کیں، اور بدتمیزیاں کیں اور آپ نے ان کو ادب سکھانے کی طرف کوئی توجہ نہ کی اور یہی نہیں ایسے بچے پھر ماں باپ سے بھی بدتر ہوتے چلے جاتے ہیں اور جو ماں باپ کے بچوں کی تعزیر کے لئے جلد ہاتھ اٹھتے ہیں، ان کے بچوں کے پھر اُن پر ہاتھ اٹھنے لگے۔ ہیں اس لئے روزمرہ کے حسنِ سلوک اور ادب کی طرف غیر معمولی توجہ دینے کی ضرورت ہے اور یہ بھی گھروں میں اگر بچپن ہی میں تربیت دے دی جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت ہی آسانی کے ساتھ یہ کام ہو سکتے ہیں لیکن جب یہ اخلاق زندگی کا جزو بن چکے ہوں جب ایسے بچے بڑے ہو جائیں تو پھر آپ دیکھیں گے کہ سکول میں جائیں تو کلاسوں میں یہ بچے بدتمیزی کے مظاہرے کرتے، شور ڈالتے، ایک دوسرے کو تکلیفیں پہنچاتے اور اساتذہ کے لئے ہمیشہ سردردی بنے رہتے ہیں۔ یہی بچے جب اطفال الاحمدیہ کے سپرد ہوں یا لجنات کے سپرد بچیوں کے طور پر ہوں تو وہاں ایک مصیبت کھڑی کر دیتے ہیں۔ ان بچوں کی تربیت کرنا بڑا مشکل کام ہے اور ہم نے جو تربیت کے بڑے بڑے کام کرنے ہیں۔ وہ ہو ہی نہیں سکتے اگر ابتدائی طور پر یہ مادہ تیار نہ ہو۔ مادہ تیار ہو تو پھر اس کے اوپر جتنا کام آپ کرنا چاہیں، جتنا اس کو سجانا چاہیں اُتنا اس کو سجا سکتے ہیں۔ لیکن وہ مٹی ہی نرم نہ ہو اور اس کے اندر ڈھلنے کی طاقت نہ ہو تو پھر کیسا بڑا صناع ہی کیوں نہ ہو، وہ اس مٹی کو خوبصورت شکلوں میں تبدیل نہیں کر سکتا۔ پس اس پہلو سے نرم کلامی، ادب و احترام کے ساتھ ایک دوسرے سے سلوک کرنا یہ بہت ہی ضروری ہے۔ بڑے بڑے خطرناک جھگڑے اس صورتحال کی طرف توجہ نہ دینے کے نتیجے میں پیدا ہوتے ہیں۔ اور چونکہ مجھ تک ساری دنیا سے مختلف نزاع کبھی بالواسطہ، کبھی بلاواسطہ پہنچتے رہتے ہیں۔ اس لئے میں نے محسوس کیا ہے کہ جب تک بچپن سے اپنی اولاد کو زبان کا ادب نہیں سکھاتے، اس وقت تک آئندہ بڑے ہو کر قوم میں ان کے کردار کی کوئی ضمانت نہیں دے سکتے اور ان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی بد خلقیاں بعض نہایت ہی خطرناک فساد پیدا کر سکتی ہیں۔ جن کے نتیجے میں دکھ پھیل سکتے ہیں۔ جماعتیں بٹ سکتی ہیں۔ منافقتیں پیدا ہو سکتی ہیں۔ سلسلے سے انحراف کے واقعات ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ یہی چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں جن کو لوگ معمولی سمجھتے ہیں، لیکن جن کے اوپر آئندہ قوموں کی تعمیر ہوتی ہے اور اس کے نتیجے میں بہت بڑے بڑے واقعات رونما ہو جاتے ہیں۔

وسعتِ حوصلہ

تیسری چیز وسعتِ حوصلہ ہے۔ بچپن ہی سے اپنی اولاد کو یہ سکھانا چاہیئے کہ اگر تمہیں کسی نے تھوڑی سی کوئی بات کہی ہے یا تمہارا کچھ نقصان ہو گیا ہے تو گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ اپنا حوصلہ بلند رکھو اور حوصلے کی یہ تعلیم بھی زبان سے نہیں بلکہ اس سے بڑھ کر اپنے عمل سے دی جاتی ہے۔ بعض بچوں سے نقصان ہو جاتے ہیں۔ گھر کا کوئی برتن ٹوٹ گیا۔ سیاہی کی کوئی دوات گر گئی۔ کھانا کھاتے ہوئے پانی کا گلاس الٹ گیا اور ان چھوٹی چھوٹی باتوں پر میں نے دیکھا ہے کہ بعض ماں باپ برافروختہ ہو کر بچوں کے اوپر برس پڑتے ہیں، ان کو گالیاں دینے لگ جاتے ہیں۔ چپیڑیں مارتے ہیں اور کئی طرح کی سزائیں دیتے ہیں اور صرف یہی نہیں بلکہ جن قوموں میں یا جن ملکوں میں ابھی تک ان کا ایک طبقہ یہ توفیق رکھتا ہے کہ وہ نوکر رکھے، وہاں نوکروں کے ساتھ تو اس سے بھی بہت بڑھ کے بدسلوکیاں ہوتی ہیں تو ان جگہوں میں جہاں نوکروں سے بدسلوکیاں ہو رہی ہوں، ان گھروں میں جہاں بچوں سے بدسلوکیاں ہو رہی ہوں وہاں آئندہ قوم میں بڑا حوصلہ پیدا نہیں ہو سکتا۔ حضرت (ربانی سلسلہ۔ ناقل) نے اپنے بچوں کی جو تربیت کی وہ محض کلام کے ذریعے نہیں کی بلکہ اعلیٰ اخلاق کے اظہار کے ذریعے کی ہے۔ حضرت (فضل عمر۔ ناقل) جب بچے تھے، حضرت (ربانی سلسلہ۔ ناقل) کا ایک بہت ہی قیمتی مقالہ جو آپ نے تحریر فرمایا تھا اور اس کو طباعت کے لئے تیار فرمایا تھا، وہ آپ نے کھیل کھیل میں جلا دیا اور سارا گھر ڈرا بیٹھا تھا کہ اب پتہ نہیں کیا ہو گا اور کیسی سزا ملے گی (لیکن) جب حضرت (ربانی سلسلہ۔ ناقل) کو علم ہوا تو آپ نے فرمایا کوئی بات نہیں۔ خدا اور توفیق دے دے گا۔ حوصلہ اپنے عمل سے پیدا کیا جاتا ہے اور وہ ماں باپ جن کے دل میں حوصلے نہ ہوں، وہ اپنے بچوں میں حوصلے نہیں پیدا کر سکتے۔ اور نرم گفتاری کا بھی حوصلے سے بڑا گہرا تعلق ہے۔ چھوٹے حوصلے ہمیشہ بدتمیز زبان پیدا کرتے ہیں۔ بڑے حوصلوں سے زبان میں بھی تحمل پیدا ہوتا ہے اور زبان کا معیار بھی بلند ہوتا ہے۔ پس محض زبان میں نرمی پیدا کرنا کافی نہیں جب تک حوصلہ بلند نہ کیا جائے اور وسیع حوصلگی جماعت کے لئے آئندہ بہت ہی کام آنے والی چیز ہے جس کے غیر معمولی فوائد ہمیں اندرونی طور پر اور بیرونی طور پر بھی نصیب ہو سکتے ہیں لیکن وسیع حوصلگی کا یہ مطلب نہیں کہ ہر نقصان کو برداشت کیا جائے اور نقصان کی پرواہ نہ کی جائے۔ یہ ایک فرق ہے جو میں کھول کر آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ اس کو سمجھ کر ان دونوں باتوں کے درمیان توازن کرنا پڑے گا۔

نقصان ایک بُری چیز ہے۔ اگر نقصان کا رجحان بچوں میں پیدا ہو تو ان کو سمجھانا اور عقل دینا اور یہ بات ان کے ذہن نشین کرنا بہت ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ نے جو چیزیں پیدا فرمائی ہیں، وہ ہمارے فائدہ کے لئے ہیں اور ہمیں چاہیئے کہ چھوٹی سے چھوٹی چیز کا بھی نقصان نہ ہو۔ وضو کرتے وقت پانی کا بھی نقصان نہیں ہونا چاہیئے۔ منہ ہاتھ دھوتے وقت پانی کا نقصان نہیں ہونا چاہیئے۔ برتن دھوتے وقت پانی کا نقصان نہیں ہونا چاہیئے۔ کپڑے دھوتے وقت پانی کا نقصان نہیں ہونا چاہیئے۔ صرف ایک پانی ہی کو لے لیں تو آپ دیکھیں گے کہ ہماری قوم میں اور بعض ترقی یافتہ قوموں میں بھی نقصان کا کتنا رجحان ہے۔ میں نے دیکھا ہے بعض لوگ ٹونٹیاں کھول کر کھڑے ہو جاتے ہیں، ان کو کوئی پرواہ نہیں ہوتی کہ گرم پانی یا ٹھنڈا پانی، جیسا بھی ہے، وہ اکثر ضائع ہو رہا ہے اور بہت تھوڑا ان کے کام آ رہا ہے، حالانکہ پانی خدا تعالیٰ کی ایک ایسی نعمت ہے جس کی قدر کرنا ضروری ہے اور قطع نظر اس سے کہ اس سے آپ کا مالی نقصان کیا ہوتا ہے یا قوم کا مجموعی نقصان کیا ہوتا ہے، یہ بات ناشکری میں داخل ہے کہ کسی نعمت کی بے قدری کی جائے۔ تو حوصلے سے مراد ہرگز یہ نہیں کہ نقصان کی پرواہ نہ کرنے کی عادت ڈالی جائے۔ یہ دو باتیں پہلو بہ پہلو چلنی چاہئیں۔ حوصلے سے مراد یہ ہے کہ اگر اتفاقاً کسی سے کوئی نقصان پہنچتا ہے تو اس پر برداشت کیا جائے اور اسے کہا جائے کہ اس قسم کی باتیں ہوتی رہتی ہیں اور جن کے حوصلے بلند ہوں وہ پھر بڑے ہو کر بڑے نقصان برداشت کرنے کے بھی زیادہ اہل ہو جاتے ہیں۔ بعض دفعہ آفاتِ سماوی پڑتی ہیں اور دیکھتے دیکھتے انسان کی فصلیں تباہ ہو جاتی ہیں۔ جن کو چھوٹی چھوٹی باتوں کا حوصلہ نہ ہو وہ ایسے موقعوں کے اوپر پھر خدا سے بھی بدتمیز ہو جاتے ہیں اور بے حوصلگی کے ساتھ خود غرضی کا ایک

ایسا گہرا رشتہ ہے کہ اس خود غرضی کے نتیجے میں ہر دوسری چیز اپنی تابع دکھائی دینے لگتی ہے۔ اگر وہ فائدہ پہنچا رہی ہے تو ٹھیک ہے۔ ذرا سا بھی نقصان کسی سے پہنچے تو انسان حوصلہ چھوڑ بیٹھتا ہے اور جب بندوں سے بے حوصلگی شروع ہو تو بالآخر انسان خدا سے بھی بے حوصلہ ہو جاتا ہے۔ اسی لئے حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے ہمیں یہ گُر سمجھایا کہ .... کہ جو بندے کا شکر ادا کرنا نہ سیکھے وہ خدا کا کہاں کر سکتا ہے۔ جو بندے کا نہیں کرتا وہ خدا کا بھی شکر نہیں کرتا۔

یہ جو گہرا فلسفہ ہے یہ ہم روزمرہ کی زندگی میں دیکھتے ہیں۔ حوصلے پر بھی اسی بات کا اطلاق ہوتا ہے۔ اسی لئے میں نے کہا تھا کہ یہ معمولی بات نہیں، بڑے ہو کر اس کے بہت بڑے بڑے نتائج پیدا ہو سکتے ہیں۔ وہ نقصان جس میں انسان بے اختیار ہو اس پر صبر کا نام حوصلہ ہے۔ نقصان کی طرف طبیعت کا میلان ہونا یہ حوصلہ نہیں ہے۔ یہ بے وقوفی ہے جہالت ہے اور بعض صورتوں میں یہ خود ناشکری بن جاتا ہے۔ اس لئے بچوں کو جب حوصلہ سکھاتے ہیں تو چیزوں کی قدر کرنا بھی سکھائیں۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے، یہاں انگلستان میں بھی میں نے دیکھا ہے کہ پانی کا نقصان اور گرمی کا نقصان یہ دو ایسی چیزیں ہیں جو قوم میں عام پائی جاتی ہیں۔ کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔ ہمارے خود پاکستان سے یہاں آکر جو بسنے والے ہیں۔ بے ضرورت ہیٹر جلاتے ہیں۔ بے ضرورت آگ جلتی رہتی ہے اس کے اوپر پتیلی ہو یا نہ ہو، عورتیں پرواہ نہیں کرتیں۔ بے ضرورت پانی بہتے رہتے ہیں۔ اس سے بہت کم میں انسان اپنی ضرورت کو پوری کر سکتا ہے اور قومی طور پر جو فائدہ ہے وہ تو ہے لیکن بنیادی طور پر ہر انسان کو ان باتوں کی طرف توجہ دینے کے نتیجے میں اپنی اخلاقی تعمیر میں مدد ملتی ہے اور اس سے بچوں کی تربیت میں بہت فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ بجلیوں کو دیکھ لیجیئے۔ میں نے دیکھا ہے کہ گھروں میں لوگ بے وجہ بجلیاں جلتی چھوڑ جاتے ہیں۔ ریڈیو آن کیا ہے یا ٹیلی ویژن آن کیا ہے تو کمرے سے چلے گئے اور خالی کمروں میں بجلیاں بھی جل رہی ہیں، ریڈیو آن ہیں یا ٹیلی ویژن آن ہیں۔ کئی دفعہ میں اپنے گھر میں اپنے بچوں سے کہا کرتا ہوں کہ ہمارے گھر جن ہیں کیونکہ میں کمرے میں گیا، وہاں بجلی جل رہی تھی اور ٹیلی ویژن چلا ہوا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کوئی ایسی غیر مرئی مخلوق ہے جو آکر یہ کام کر جاتی ہے انسانوں کو تو زیب نہیں دیتا کہ اس طرح بے وجہ خدا کی ان نعمتوں کو ضائع کریں تو بارہا یہ دیکھا ہے۔ تربیت کرنی پڑتی ہے لیکن صبر کے ساتھ۔ بدتمیزی کے ساتھ نہیں اور یہ جو دو باتیں ہیں یہ اکٹھی چلیں گی۔ یعنی حوصلے کی تعلیم اور نقصان سے بچنے کا رجحان کسی قسم کا قومی نقصان نہ ہو۔ اس کے نتیجے میں اندرونی طور پر بھی آپ کی ذات کو آپ کے خاندان کو فوائد پہنچیں گے اور بڑے ہو کر تو اس کے بہت ہی عظیم الشان نتائج نکلتے ہیں۔ وہ لوگ جن کو چھوٹے چھوٹے نقصانوں کی پرواہ نہیں ہوتی۔ جب وہ تجارتیں کرتے ہیں تو اپنی طرف سے وہ حوصلہ دکھا رہے ہوتے ہیں کہ اچھا یہ ہو گیا، کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اچھا وہ نقصان ہو گیا کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ہم اور آگے کما لیں گے۔ یہ جہالت کی باتیں ہیں۔ اچھے تاجر وہی ہوتے ہیں جو چھوٹے سے چھوٹا نقصان بھی برداشت نہ کریں اور حوصلے کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ اپنے نقصان کو آنکھوں کے سامنے ہوتا دیکھیں اور روکنے کی کوشش نہ کریں۔ ....

تیسری دنیا کے ملکوں میں تو غریب اور امیر ساتھ ساتھ رہتے ہیں۔ ہر روز ان کی گلیوں، ان کے بازاروں میں غربت تکلیف اٹھاتی ہوئی دکھائی دیتی ہے اور محسوس ہوتی ہے۔ وہاں تو نہ صرف یہ کام بہت آسان ہے کہ عملاً بچوں کو بچپن ہی سے لوگوں کی تکلیفیں دور کرنے کی عادت ڈال جائے بلکہ مشکل بھی ہے کہ تکلیفیں اتنی ہیں کہ انسان کے حد استطاعت سے بہت بڑھی ہوئی دکھائی دیتی ہیں۔ ایسے ہی ملکوں کے متعلق، غالباً ایسے ہی ماحول میں غالب نے یہ کہا تھا کہ ؎

کون ہے جو نہیں ہے حاجت مند
کس کی حاجت روا کرے کوئی

لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ چونکہ حاجتیں پوری کرنا ہمارے بس سے بڑھ گیا ہے اس لئے ہم حاجت پوری کرنا چھوڑ دیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ کس کس کی کرے۔ دل یہ چاہتا ہے کہ ہر ایک کی کرے۔ پس جس کسی کی بھی جتنی حاجت بھی آپ دور کر سکتے ہیں، خود بھی کریں اور بچوں سے کروائیں۔ اور بچپن میں اگر اس کی عادت پڑ جائے تو اس کے نتیجے میں بچہ جو لذت محسوس کرتا ہے وہ اس نیکی کو دوام بخش دیتی ہے اور پھر بڑے ہو کر خدام الاحمدیہ میں جا کر یا لجنہ کی بڑی عمر کو پہنچ کر پھر ان تنظیموں کو ان میں محنت نہیں کرنی پڑے گی اور بنے بنائے با اخلاق افرادِ قوم میسر آئیں گے جو

پھر بڑے بڑے کام کرنے کے لئے اپنے آپ کو مستعد اور تیار پائیں گے۔

مضبوط عزم اور ہمت کی ضرورت

آخر پر پانچویں بات جو مَیں نے آج کے خطاب کے لئے چنی ہے، وہ مضبوط عزم اور ہمت ہے۔ مضبوط عزم اور ہمت اور نرم دلی اکٹھے رہ سکتے ہیں۔ اگر یہ نہ ہوں تو ایسا انسان کمزور تر ہوگا با اخلاق نہیں ہوگا۔ نرم دلی جب آپ پیدا کرتے ہیں تو اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ ایسا نرم دل انسان اور ایسا نرم خو انسان مشکلات کے وقت گھبرا جائے اور مصائب کا سامنا کرنے کی طاقت نہ پائے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، صدیق اکبرؓ اس لحاظ سے ہمیشہ ہمیش کے لئے تاریخ میں ایک کامل نمونہ کے طور پر پیش کئے جا سکتے ہیں۔ یہ نمونہ اگرچہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ہی سے حاصل کیا مگر آپ کی زندگی میں ایک ایسا مقام آیا جہاں اس خلق نے نمایاں ہو کر ایک عظیم الشان کردار ادا کیا ہے کہ جس کے نتیجے میں ہمیشہ کے لئے ہم آپ کی مثال دنیا کے سامنے رکھ سکتے ہیں۔ بے حد نرم خو اور نرم دل ہونے کے باوجود جب اسلام پر آپ کی خلافت کے پہلے دن ہی مصیبت کا دَور پڑا ہے۔ عظیم مصیبت واقع ہوئی ہے اور مشکلات کا دَور شروع ہوا ہے تو وہ شخص جو دنیا کی نظر میں اتنا نرم دل تھا، اتنا نرم خو تھا کہ معمولی سی تکلیف کی بات سے ہی اس کے آنسو رواں ہو جایا کرتے تھے۔ کسی کی چھوٹی سی تکلیف بھی وہ برداشت نہیں کر سکتا تھا۔ اتنے حیرت انگیز عزم کے ساتھ ان مشکلات کے مقابل پر کھڑا ہو گیا ہے کہ جیسے سیلاب کے سامنے کوئی عظیم الشان چٹان کھڑی ہو جاتی ہے۔ ایک ذرّہ بھی اس کے سرکنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ اس طرح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس وقت اپنے نرم دل سے عظمت کا ایک پہاڑ نکلتا ہوا دنیا کو دکھایا۔ پس نرم دلی کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ انسان مشکلات کے وقت کمزور ہو یا بڑھتی ہوئی مشکلات کے سامنے ہمت ہار جائے۔ بچپن سے یہ خلق پیدا کرنا چاہیئے کہ ہم نے شکست نہیں کھانی۔ حضرت اقدس ربانی سلسلہ۔ ناقل) کے متعلق یہ جو فقرہ ہے، یہ ایک عظیم الشان فقرہ ہے جو آپ کے اس عظیم خلق پر روشنی ڈالتا ہے کہ

"میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں"

بہت ہی بلند تعلیم ہے اور حضرت ربانی سلسلہ۔ ناقل) کے عظیم خلق پر روشنی ڈالنے والا یہ ایک بہت ہی پیارا فقرہ ہے کہ میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں ہے۔ پس حضرت ربانی سلسلہ۔ ناقل) سے وابستہ ہونے والوں کی سرشت میں بھی ہرگز ناکامی کا خمیر نہیں ہونا چاہیئے۔ اور یہ عزم اور ہمت بچپن ہی سے پیدا کئے جائیں تو پیدا ہوتے ہیں۔ وہ لوگ جو چھوٹی چھوٹی باتوں پر ہمتیں ہار جاتے ہیں۔ امتحان میں فیل ہو جائیں تو زندگی سے بیزار ہو جاتے ہیں۔ زندگی کی کوئی مراد پوری نہ ہو تو ان کا سارا فلسفۂ حیات ایک زلزلے میں مبتلا ہو جاتا ہے وہ سوچتے ہیں، پتہ نہیں خدا بھی ہے کہ نہیں۔ ان کی چھوٹی سی کائنات تنکوں کی بنی ہوئی ہوتی ہے اور معمولی سا زلزلہ بھی ان کی خاک اڑا دیتا ہے۔ اس لئے وہ قومیں جنہوں نے دنیا میں بہت بڑے بڑے کام کرنے ہیں۔ عظیم الشان مقاصد کو حاصل کرنا ہے اور عظیم الشان ذمہ داریوں کو ادا کرنا ہے جن کا مشکلات کا دور چند سالوں سے تعلق نہیں رکھتا بلکہ صدیوں تک پھیلا ہوا ہے۔ ہر مشکل کو انہوں نے سَر کرنا ہے۔ ہر مصیبت کا مردانگی کے ساتھ مقابلہ کرنا ہے ہر زور آور دشمن سے ٹکر لینی ہے اور اس کو ناکام اور نامراد کرکے دکھانا ہے، ایسی قوموں کی اولادیں اگر بچپن ہی سے عزم کی تعلیم نہ پائیں تو آئندہ نسلیں پھر اس عظیم الشان کام کو سرانجام نہیں دے سکیں گی۔ اس لئے بہت ہی ضرورت ہے کہ جہاں نرم کلام بچے پیدا کریں، جہاں نرم دل بچے پیدا کریں، جہاں نرم خو اولاد پیدا کریں جو دوسروں کی ادنیٰ سی تکلیف سے بھی بے چین اور بے قرار ہو جائے اور ان کے دل کسی دوسرے کے دل کے غم سے پگھلنا شروع ہو جائیں، اس کے باوجود اس اولاد کو عزم کا پہاڑ بنا دیں اور بلند ہمتوں کا ایک ایسا عظیم الشان نمونہ بنا دیں کہ جس کے نتیجے میں قومیں ان سے سبق حاصل کریں۔

یہ وہ پانچ بنیادی اخلاق ہیں جو مَیں سمجھتا ہوں کہ ہماری تنظیموں کو خصوصیت کے ساتھ اپنے تربیتی پروگرام میں پیش نظر رکھنے چاہئیں۔ ان پر اگر وہ اپنے سارے منصوبوں کی بنا ڈال دیں اور سب سے زیادہ توجہ ان اخلاق کی طرف کریں تو مَیں سمجھتا ہوں کہ اس کا فائدہ آئندہ سو سال ہی نہیں بلکہ سینکڑوں سال تک بنی نوع انسان کو پہنچتا رہے گا۔ کیونکہ آج کی جماعت احمدیہ اگر ان پانچ اخلاق پہ قائم ہو جائے اور مضبوطی کے ساتھ قائم ہو جائے اور ان کی اولادوں کے متعلق بھی یہ یقین ہو جائے کہ یہ بھی آئندہ انہیں اخلاق کی نگران اور محافظ بنی رہیں گی اور ان اخلاق کی روشنی دوسروں تک پھیلاتی رہیں گی اور پہنچاتی رہیں گی تو پھر مَیں یقین رکھتا ہوں کہ ہم امن کی حالت میں اپنی جان دے سکتے ہیں۔ سکون کے ساتھ اپنی جان، جانِ آفریں کے سپرد کر سکتے ہیں اور یقین رکھ سکتے ہیں کہ جو عظیم الشان کام ہمارے سپرد کئے گئے تھے، ہم نے جہاں تک ہمیں توفیق ملی، ان کو سرانجام دیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبادت کے پہلو کی اہمیت

دوسرا پہلو مختصراً عبادات کا پہلو ہے۔ اس سلسلے میں مَیں بارہا جماعت کو پہلے بھی متوجہ کر چکا ہوں کہ ابتدائی چیزوں کی طرف بہت ہی توجہ دینے کی ضرورت ہے اور ان میں سب سے ابتدائی اور سب سے اہم نماز ہے۔ ہماری نمازوں میں ابھی کئی قسم کے خلاء ہیں۔ جو بلند تر منازل سے تعلق رکھنے والے خلاء ہیں ان کا مَیں تفصیل سے ذکر کر چکا ہوں۔ لیکن اب مَیں آپ کو اس بنیادی کمزوری کی طرف متوجہ کرتا ہوں کہ ہمارے اندر آج کی نسلوں میں بھی بہت سے بچے ایسے ہیں جن کو پانچ وقت نماز پڑھنے کی عادت نہیں ہے بہت سے نوجوان ایسے ہیں جن کو پانچ وقت نماز پڑھنے کی عادت نہیں ہے۔ بہت سے بوڑھے ایسے ہیں جن کو پانچ وقت نماز پڑھنے کی عادت نہیں ہے اور یہ بات ہمیں روز مرّہ نظر آنی چاہیئے اور ہمیں اس سے بے چین ہو جانا چاہیئے۔ تنظیمیں کیوں اس سے بے چین نہیں ہوتیں۔ تنظیمیں کیوں یہ کمزوری نہیں دیکھتیں اور کیوں خصوصیت کے ساتھ ان باتوں کی طرف متوجہ نہیں ہوتیں۔ صرف نماز پڑھنا کافی نہیں، نماز ترجمے کے ساتھ پڑھنا بہت ضروری ہے اور نماز کا ترجمہ ہر احمدی کو آنا چاہیئے خواہ وہ بچہ ہو، جوان ہو یا بوڑھا۔ مرد ہو یا عورت ہر شخص کے لئے ضروری ہے کہ وہ نماز کا ترجمہ جانتا ہو اور اس حد تک یہ ترجمہ رواں ہو کہ جب وہ نماز پڑھے تو سمجھ کر نماز پڑھے۔ عبادت کے مضمون میں تو بہت سی وسیع باتیں ہیں۔ بہت سی باتیں ہیں جو اپنے اندر پھر اور بہت سی منازل رکھتی ہیں لیکن سب سے بنیادی بات یہی ہے کہ ہم اپنی جماعت کو مکمل طور پر نماز پر قائم کر دیں۔ کسی اور نیکی کی اتنی تلقین قرآن کریم میں آپ کو نہیں ملے گی جتنی قیام عبادت کی تلقین ہے۔ قیام صلوٰۃ کی تلقین ہے اور بنی نوع انسان کی ہمدردی کی تلقین بھی ہمیشہ اس کے ساتھ وابستہ کی گئی ہے۔ پس قرآن کریم کی تعلیم کی روح یہی ہے کہ ہم اپنی عبادات کو کھڑا کر دیں اور اپنے پاؤں پر مضبوطی کے ساتھ ان کو اس طرح مستحکم کر دیں کہ کوئی ابتلاء کوئی زلزلہ کوئی مشکل ہماری نمازوں کو گرا نہ سکے۔ اس کے لئے پہلا بنیادی قدم یہی ہے کہ ہم میں سے ہر ایک شخص نماز باترجمہ جانتا ہو اور نماز پانچ وقت پڑھنے کا عادی ہو اور دوسری چیز اس کے ساتھ ملانے والی یہ ضروری ہے کہ صبح تلاوت کی عادت ڈالیں۔ ہر شخص جو نماز پڑھتا ہے اس کو یہ عادت پڑ جائے کہ کچھ نہ کچھ تلاوت ضرور کرے یہ بنیاد اگر قائم ہو جائے تو اس کے اوپر پھر عظیم الشان عبادات کی عمارتیں قائم ہو سکتی ہیں، منازل نئی سے نئی بن سکتی ہیں، عبادتوں کو نئی رفعتیں حاصل ہو سکتی ہیں مگر یہ بنیاد نہ ہو تو اوپر کی منزلیں بن ہی نہیں سکتی۔ اس لئے خدام الاحمدیہ، انصار اللہ اور لجنات کو اپنے آئندہ کے پروگراموں میں سب سے زیادہ اہمیت اس بات کو دینی چاہیئے کہ ان کی مجالس کے اندر ایک بھی فرد نہ رہے جو نماز کا ترجمہ نہ جانتا ہوا اور پنج وقتہ نماز پر قائم نہ ہو۔ باقی ساری باتیں ...... رفتہ رفتہ سکھائی جائیں گی۔

ذیلی تنظیموں کے لئے ہدایات

میرا پروگرام یہ ہے کہ تمام مجالس پر اس پہلو سے نظر رکھوں اور ان کی رپورٹوں کو سرِدست مختصر بنا دوں ان سے یہ توقع رکھوں کہ آپ لمبی تفصیلی رپورٹیں مجھے نہ کریں جن سے مَیں خود براہِ راست گزر نہ سکوں بلکہ مجھ تک آپ جو کام پہنچانا چاہتے ہیں وہ مختصر کر دیں اور بجائے اس کے کہ یہ بتائیں کہ آپ نے کتنے پیڑ لگائے اور کتنی محنتیں کیں اور کس طرح ان پودوں کو تناور درختوں میں تبدیل کیا، مجھے صرف یہ بتا دیا کریں کہ پھل کتنے لگے۔ پیڑوں سے مجھے غرض نہیں ہے تو پھلوں کے لحاظ سے ان پانچ عادات کے متعلق رپورٹ مل جائے کہ آپ نے کتنے احمدیوں میں یہ عادات راسخ کرنے میں کام کیا ہے؟ کتنے لوگوں نے، بچوں نے، بڑوں نے، مردوں اور عورتوں نے عہد کیا ہے۔ کہ وہ آئندہ جھوٹ نہیں بولیں گے اور اس کے سلسلے میں آپ نے کیا کارروائیاں کی ہیں؟ سرِدست صرف یہ بتائیں یعنی نظر رکھنے کے لئے کیا کارروائیاں کی ہیں؟۔ عادتوں کو مزید راسخ کرنے کے لئے کیا کارروائیاں کی ہیں؟ اتنا حصہ بے شک مزید بھی بتا دیں، جو پھلوں کی حفاظت سے تعلق رکھنے والا حصہ ہے۔ پھل پیدا کریں۔ ان کی حفاظت کا انتظام کریں اور وہ حفاظت کی جو کارروائیاں ہیں وہ اپنی رپورٹ میں بے شک مختصراً لکھ دیا کریں۔ دوسرا پہلو یہ ہے کہ یہ پتہ لگ جایا کرے کہ عرصہ زیر رپورٹ

ہیں کتنے ایسے احمدی بچے ، بڑے تھے جو نماز پنجوقتہ نہیں پڑھتے تھے ، جن کو آپ نے نماز پنجوقتہ کی عادت ڈالی ہے یا کوئی نماز نہیں پڑھتے تھے اور آپ نے ایک یا دو نمازوں کی عادت ڈالی ہے ۔ صرف یہ تعداد کافی ہے اگلی رپورٹ میں انکا ذکر نہ ہو بلکہ مزید جو آپنے اسمیں شامل کئے ہوئے ہیں ان کا ذکر ہو یا اگر دو پڑھتے تھے اور تین پڑھنے لگ گئے تو ان کا ذکر ہو سکتا ہے اور اسی طرح یہ ذکر ہو کہ کتنے ایسے احمدی تھے جن کو نماز کا ترجمہ نہیں آتا تھا۔ اور ان کو آپ نے کسی حد تک ترجمہ پڑھایا ہے ۔ اس کے بھی مختلف مراحل ہیں ۔ کسی کو ترجمہ شروع کروا دیا گیا ہے ۔ کسی کا ترجمہ مکمل ہو گیا ہے تو دو حصوں میں بیان کیا جا سکتا ہے کہ اتنے ترجمہ پڑھ رہے ہیں اور اتنے ایسے خوش نصیب ہیں جو اگرچہ پہلے ترجمہ نہیں جانتے تھے اور اب ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ ان کو ترجمہ آگیا ہے تو یہ چھوٹے چھوٹے کام ہیں ان کی طرف ساری مجالس اپنی ساری توجہ مبذول کر دیں ۔ ان کے علاوہ جو دوسرے کام ہیں ، سرِدست وہ جاری تو رہیں گے مگر ان کو مقابلتہً ثانوی حیثیت دیں ۔ اس سے میں امید رکھتا ہوں کہ .... جماعت کی عظیم الشان تعمیر کی ایسی بنیادیں قائم ہو جائیں گی جو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ تمام دنیا میں (دین حق ۔ ناقل) کی عمارت کو مستحکم اور بلند تر کرنے میں عظیم الشان کارنامے سر انجام دیں گی ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے ۔

خبریں

ملکی خبریں

● سینئر وفاقی وزیر بیگم نصرت بھٹو نے کہا ہے کہ باقی ماندہ سیاسی اسیر جلد رہا کر دیئے جائیں گے انہوں نے کہا کہ ان کی رہائی کے لئے صدر کو سفارشات بھیج دی گئی ہیں ۔ انہوں نے کہا کہ مصطفےٰ کھر کو پنجاب اسمبلی میں قائدِ حزب اختلاف یا پیپلز پارٹی پنجاب کا صدر نہیں بنایا جائیگا

● سابق صدر ضیاء الحق کے طیارے کے حادثے کی تحقیقات کرنے والی ٹیم نے وزیرِ اعلیٰ پنجاب کو بعض اہم امور سے آگاہ کیا ہے ۔ اس ضمن میں ملتان پولیس کی تحقیقاتی ٹیمیں مصروفِ تفتیش ہیں ۔

● وفاقی وزیر احمد سعید اعوان نے الزام لگایا ہے کہ پنجاب حکومت نے وفاق کے زیرِ انتظام پیپلز پروگرام کے تحت بننے والے پل اور سڑکیں توڑ دی ہیں ۔ انہوں نے نیوز پرنٹ ڈیوٹی کے بارے میں کہا کہ فیصلہ جلد ہو گا ۔

● خواتین کی ترقی کی وفاقی وزیر ریحانہ سرور نے بتایا ہے کہ تمام محکموں میں ملازمتوں کے لئے خواتین کا ۵ فی صد کوٹہ مخصوص کر دیا گیا ہے ۔

● ٹوبہ ٹیک سنگھ پولیس پر الزام لگایا گیا ہے کہ اس نے پیپلز پروگرام کے ٹھیکیدار اور مزدوروں کو حراست میں لے لیا ہے ۔

غیر ملکی خبریں

● اسرائیل نے مقبوضہ علاقوں میں ۸ دسمبر سے دس لاکھ فلسطینیوں پر کرفیو کی پابندی عائد کر دی ہے جو فلسطینیوں کی تحریک مزاحمت انتفادہ کی دوسری سالگرہ منانے کی تیاریاں کر رہے تھے ۔ غزہ کے علاقے میں اسرائیلی فوجیوں نے چار فلسطینیوں کو گولی مار کر زخمی کر دیا ۔ بیت المقدس میں مسجدِ اقصیٰ اور مسجد عمر میں نماز جمعہ ادا کرنے کے بعد سینکڑوں فلسطینیوں نے احتجاج کیا اور بعد میں پر امن طور پر منتشر ہو گئے ۔ اسلامی کونسل کی تنظیم نے اس موقعے پر فلسطینی عوام کی منصفانہ جدوجہد میں ان کی مکمل حمایت کے عہد کی تجدید کی ہے اور مشرقِ وسطیٰ میں بحالئ امن کی خاطر بین الاقوامی کانفرنس بلانے کو کہا ہے ۔ تنظیم نے عالمی برادری، خاص طور پر سلامتی کونسل کے مستقل ارکان سے کہا ہے کہ وہ اسرائیل پر مقبوضہ علاقے فوری طور پر خالی کرنے کے لئے دباؤ ڈالیں ۔

● بلغاریہ میں ملک کے اہم لیڈر مسٹر ژیف کوف کی تبدیلی کے بعد کمیونسٹ پارٹی سے کئی اور کمیونسٹ لیڈروں کو خارج کر دیا گیا ہے ۔ ان میں مسٹر ژیف کوف کے علاوہ ۲۵ دوسرے اہم رہنما شامل ہیں ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگان

حضرت مولوی عبدالواحد خان صاحب

عبدالحمید
لاہور چھاؤنی

حضرت مرزا ناصر احمد صاحب اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے کے بارہ میں خاکسار کا مضمون آپ نے الفضل میں شائع فرمایا ۔ بہت بہت شکریہ ۔ اکثر احباب نے بذریعہ ٹیلی فون ، خطوط اور ملاقاتوں کے دوران اس مضمون کو سراہا ۔ ایک دوست نے فرمایا کہ دراصل ایسے مضامین ہماری نئی پود کے لئے نہایت ضروری ہیں ۔ کیونکہ ایسے واقعات دلوں پر اثر کرتے ہیں ۔ بہرحال آپ کا دوبارہ شکریہ ادا کرتا ہوں ۔

حضرت مولوی عبدالواحد خان صاحب جو بانی سلسلہ احمدیہ کے رفقاء میں سے تھے نے ایک واقعہ سنایا تھا جسے ضابطۂ تحریر میں لایا ہوں اگر مناسب سمجھیں تو شائع فرمادیں ۔ ان کا خط جس سے اقتباس نقل کیا ہے میرے پاس محفوظ ہے ۔

اپنی دعاؤں میں ہمیں یاد رکھیں ۔

عبدالحمید ۔ لاہور چھاؤنی

حضرت عبدالواحد خان صاحب (اللہ ان سے راضی ہو) حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفقاء میں سے تھے ۔ میرٹھ کے رہنے والے تھے ۔ انگریزوں کے دورِ حکومت میں ان کی فوج کے رسالہ میں ملازمت کی ۔ زندگی کے آخری ایام کراچی میں گذارے ۔ ایک سو سال سے زائد عمر پائی ۔ نہایت ہی ملنسار ، حلیم الطبع اور دعاگو انسان تھے ۔ خاکسار اکثر ان کی خدمت میں دُعا کے لئے خط لکھا کرتا تھا ۔ خطوط کا باقاعدگی سے جواب دیتے ۔ کبھی کبھی خاکسار کے غریب خانہ پر تشریف لاتے ۔ اُن کی پاک صحبت میں چند لمحے گزارنے اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پیاری پیاری باتیں سُننے کا موقع ملتا ایک مرتبہ ہمارے نانا جان حضرت حافظ نبی بخش صاحب (اللہ ان سے راضی ہو) (والد حضرت حکیم فضل الرحمٰن صاحب جنہوں نے ایک لمبا عرصہ گولڈ کوسٹ (غانا) اور نائیجیریا میں جماعت احمدیہ کی خدمت کی) کا ایک واقعہ سنایا ۔ جو قارئین کی خدمت میں پیش کرتا ہوں ۔

حضرت خان صاحب نے فرمایا کہ " ایک مرتبہ آپ کے نانا جان کی آنکھیں دُکھنے آگئیں انہوں نے اپنی آنکھوں کا بہت علاج کرایا ۔ لیکن انہیں افاقہ نہ ہوا ۔ ایک دن حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نماز عصر کی ادائیگی کے بعد اپنے خدام اور حلقہ احباب کے درمیان تشریف فرما تھے کہ ہم نے دیکھا آپ کے نانا جان سرکتے سرکتے حضرت صاحب کے پیچھے چلے گئے اور حضور کی پگڑی کا شملہ پکڑ کر اپنی آنکھوں پر ملنا شروع کر دیا ۔ میں نے جب دیکھا تو ان سے پوچھا ۔ "خبر نہیں وہ بادشاہ کب آئیں گے جنہوں نے حضور کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈنی ہے ۔ میری آنکھیں ٹھیک نہیں ہو رہیں میں نے سوچا چلو حضور کے کپڑے اپنی آنکھوں پر مل لیتا ہوں اللہ ان کی برکت سے مجھے شفا دے دے گا "، حضرت خان صاحب نے بتایا کہ اس واقعہ کے بعد آپ کے نانا جان کی آنکھیں ان کے فوت ہونے تک (حضرت نانا جان ۱۹۴۲ء میں فوت ہوئے تھے) خراب نہیں ہوئیں ۔

جیسا کہ میں نے اوپر بیان کیا ہے میں حضرت خان صاحب کی خدمت میں دُعا کے لئے خط لکھا کرتا تھا اور ان کی طرف سے اکثر جواب بھی ملتا تھا ۔ ذیل میں ان کے ایک خط مورخہ ۲ اگست ۱۹۶۶ء سے ایک حصہ نقل کر رہا ہوں

" ...... میں دُعا میں بھولوں گا نہیں ۔ خصوصاً پچھلی رات کو دُعاؤں میں ۔ دُعا کرنے کا لطف تو پچھلی رات ہی کو آتا ہے ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے اللہ تعالیٰ آسمان سے اتر کر گھوم رہا ہے ۔ بات یہ ہے کہ جب لوگ سو جاتے

باقی صہ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

پس منظر

نون سین

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے ساری حکومتوں کو خاص طور پر جن کے پاس نیوکلیئر اسلحہ ہے اور جو فوجی طور پر زیادہ مستحکم ہیں سے کہا ہے کہ وہ اپنے علاقہ میں اسلحہ کی دوڑ کو بند کرنے کی کوشش کریں۔ یہ اس ریزولیوشن کے تحت کیا جا رہا ہے جو پیرو اور پاکستان اور بنگلہ دیش نے ہفتہ ۱۸ نومبر کو پیش کیا تھا۔ اس کے حق میں ۹۸ ووٹ ڈالے گئے۔ ایک ووٹ امریکہ کا اس کے خلاف تھا۔ اور ۳۱ ملکوں نے جن میں ہندوستان بھی شامل تھا ووٹ دینے سے احتراز کیا۔ اس ریزولیوشن کے پیش ہونے اور پاس ہونے سے پتہ چلتا ہے کہ اسمبلی کو روز بروز یہ احساس ہو رہا ہے اور یہ احساس بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ کہ ایسے منصوبے اختیار کرنے چاہئیں۔ جس کے ذریعے اسلحے کی دوڑ کو ختم کیا جا سکے اگرچہ بعض حکومتوں کا یہ خیال ہے کہ اسلحے کے خاتمے کے سلسلے میں صرف نیوکلیئر اسلحے کا ذکر آنا چاہیئے۔ لیکن چونکہ علاقائی جھگڑے بڑھ رہے ہیں۔ اس لئے دیگر اسلحہ بھی اس میں شامل کیا جا رہا ہے سفارت کاروں کا خیال ہے کہ آئندہ چند سالوں میں اس امر کی اہمیت اور بھی بڑھ جائے گی۔ خاص طور پر ایسے علاقوں کی مختلف حکومتوں کے لئے جو نیوکلیئر اور دیگر اسلحہ کے خوف کے تحت زندگی بسر کر رہے ہیں۔ عراق نے ایران کی یہ تجویز مسترد کر دی ہے کہ جنگی قیدیوں کی رہائی کے بدلے میں عراق ان علاقوں کو خالی کر دے جو خلیج کی جنگ کے دوران اس نے حاصل کئے تھے۔ عراق کے وزیر خارجہ طارق عزیز نے ایک نیوز کانفرنس کو بتایا کہ عراق کسی ایسی تجویز کی حامی نہیں بھرے گا۔ جو ان دونوں ملکوں کے حدود اربعہ میں ضروری تبدیلی سے کم ہو۔ خاص طور پر شط العرب کی پانی کے علاقے۔ طارق عزیز نے یہ پریس کانفرنس اقوام متحدہ کے نمائندے جیم ایلیسن کے عراق سے جانے کے ایک دن بعد کی۔ جیم ایلیسن سترہ دن تک ایران اور عراق کے درمیان دورے کرتے رہے۔ عراق سے اس دفعہ واپسی پر انہوں نے کہا کہ وہ اقوام متحدہ کی سکیم سے عراق کو متفق کرنے میں ناکام رہے ہیں۔

یورپین کمیونیٹی کے رہنماؤں نے پیرس میں منعقدہ ایک خاص میٹنگ میں اس بات پر اتفاق کر لیا ہے کہ انہیں مشرقی یورپ کے ممالک کو زیادہ امداد دینی چاہیئے۔ یہ میٹنگ پیرس میں ہفتہ ۱۸ نومبر کو منعقد کی گئی اور اس میں ان اصولوں پر گفت و شنید ہوئی جو یوروپین کمیونٹی کی پالیسی کے طور پر استعمال کئے جائیں گے۔ خاص طور پر مشرقی یورپ میں موجودہ تبدیلیوں کے پیش نظر نئے فیصلے کرنے کی ضرورت پیش آئی۔ اسی معاملے پر یوروپین کمیونٹی کے وزرائے خارجہ نے ایک الگ میٹنگ بھی منعقد کی۔ مغربی جرمنی کے چانسلر ہلمٹ کوہل نے میٹنگ کے بعد کہا کہ یہ میٹنگ نہایت اچھی فضا میں منعقد ہوئی اور نہایت اطمینان بخش باتیں کی گئیں۔

گذشتہ ایام میں شامی ائیرفورس کے کمانڈر جنرل محمد علی ــــ نے پاکستان کا دورہ کیا۔ انہوں نے ائیر ڈیفنس کمانڈ کے ہیڈ کوارٹر میں ایک دن گذارا اور وہاں افسران بالا سے ان کی نہایت اطمینان بخش گفتگو ہوئی۔ کمانڈنگ ائیر وائس مارشل دلاور حسین نے ان کا استقبال کیا اور انہیں مختلف دفاتر دکھائے۔ اپریشن سنٹر میں بھی انہیں لے جایا گیا۔ جہاں انہوں نے پی۔ اے۔ ایف کے متعلق ضروری امور سے واقفیت حاصل کی۔ بعد میں شامی ائیر چیف پاکستان ایروناٹیکل کمپلیکس کامرہ تشریف لے گئے۔ وہاں پر ڈائریکٹر جنرل ائیر وائس مارشل فاروق عمر نے انہیں ضروری امور سے آگاہ کیا۔ معزز مہمان نے (F-6) ایف سکس اور معراج کی مرمت اور ان کو دوبارہ بنانے کی فیکٹری دیکھی بعد میں انہیں رسالپور بھی لے جایا گیا۔

وزیراعظم چین جب پاکستان اور بنگلہ دیش کا دورہ کرنے کے بعد ۱۹ نومبر کو نیپال پہنچے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ نیپال کے دورے سے دونوں ملکوں کے حالات اور تعلقات خاصے بہتر ہو جائیں گے۔ کھٹمنڈو میں ایک انگریزی روزنامے سے بات کرتے ہوئے وزیر خارجہ نے کہا کہ چین کے وزیراعظم کا دورہ نیپال اور چین میں تعلقات کا ایک نیا دور شروع کر دے گا۔

ماسکو میں روس کے وزیر خارجہ ایڈورڈ شیورناٹزے نے اصرار کے ساتھ یہ بات کہی ہے کہ پولینڈ اور ہنگری کے موجودہ حالات کی وجہ سے وارسا پیکٹ کو یک طرفہ طور پر ختم نہیں کیا جائے گا۔ وہ روسی اور غیر روسی ۳۵ خاتون صحافیوں سے بات کر رہے تھے انہوں نے کہا کہ روس نے اس بات پر اصرار کیا ہے کہ دو بلاکوں کا خاتمہ کیا جائے۔ اگر مغرب اس وقت اس کا جواب نہیں دیتا تو وارسا پیکٹ اپنی اصلی حالت میں قائم رہے گا۔ جرمنی میں جمہوری خیالات کے پیش نظر کہا کہ وہاں جو کچھ ہو رہا ہے وہ ہمارے اغراض و مقاصد اور ہمارے قانون و قواعد کے مطابق ہے۔ اس لئے ہم اس کی مدد کرتے ہیں۔ اس میں تو کوئی شک ہی نہیں کہ یہی ایک صحیح راستہ ہے۔

چین

چینی وزیراعظم لی پنگ نے ۱۴ نومبر کو پاکستان کا ۴ روزہ سرکاری دورہ شروع کیا اس سلسلے میں قارئین کو یاد ہوگا کہ پاکستان کی وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے اپنے چین کے دورے کے دوران وزیراعظم چین کو پاکستان آنے کی دعوت دی تھی چینی وزیراعظم نے یہ کہہ کر کہ چین اور پاکستان کے بہت قریبی دوستانہ تعلقات ہیں۔ ان کے دریا اور پہاڑ بھی ایک دوسرے سے ملتے ہیں یہ دعوت قبول کر لی تھی۔ یہاں پہنچنے پر انہوں نے کہا کہ وہ بہت سے معاملات پر آزادانہ طور پر اپنے خیالات کا وزیراعظم پاکستان سے تبادلہ کریں گے۔ اور ان کے علاوہ دیگر رہنماؤں سے بھی ملاقات کریں گے۔ اور اسطرح دوطرفہ تعلقات کو مزید مستحکم کیا جائے گا

بین الاقوامی امور کے متعلق بھی بات چیت ہو گی اور پاکستان میں زندگی کے ہر شعبے کو ترقی کے لئے جو امور سامنے آئیں گے ان پر گفتگو بھی ہو گی اور بعد میں ان کے متعلق پروگرام بھی بنائے جائیں گے۔ مسٹر لی نے چین کے تمام باشندوں اور حکومت کی طرف سے بھی ہر پاکستانی کو اور حکومت پاکستان کو اپنی نیک تمناؤں کا پیغام دیا۔ یہاں قیام کے دوران انہوں نے سب سے پہلے محترمہ بے نظیر بھٹو سے رسمی ملاقات کے دوران مختلف امور پر گفت و شنید میں دلی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ وہ پاکستان کے سرکاری دورے پر آنے سے نہایت خوش ہیں۔ انہوں نے دونوں ملکوں کے تعلقات کو مزید بہتر بنانے کے سلسلے میں بھی بہت سی باتیں کیں۔ پاکستان کے لئے دعا کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ میری خواہش ہے کہ اسلامک ریپبلک آف پاکستان خوشحال رہے۔ اور چین پاکستان دوستی ہمیشہ قائم رہے بعد میں انہوں نے صدر مملکت غلام اسحٰق خان سے بھی ملاقات کی اور دونوں رہنما ایک دوسرے سے مل کر انتہائی خوش ہوئے۔ یہ نہایت خوش آئند بات ہے کہ دونوں کو نہ صرف اس بات پر خوشی ہے کہ چین اور پاکستان کے تعلقات بہت اچھے ہیں۔ بلکہ دونوں رہنما اس سے بھی زیادہ اچھے تعلقات ہونے پر یقین رکھتے ہیں۔ پاکستان نہ صرف چین کی دوستی پر فخر کرتا ہے بلکہ متعدد مواقع پر اس کی طرف سے جو اسے امداد ملی ہے۔ اس پر ہمیشہ ممنونیت کے جذبات کا اظہار کیا گیا ہے۔

پانچ ہزار واقفین کی ضرورت

قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب نے فرمایا:

"جماعت کو بڑے زور کے ساتھ اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے کم از کم پانچ ہزار واقفین کی ضرورت ہے جو ہر سال دو ہفتہ سے چھ ہفتہ تک کا عرصہ دین کی خدمت کے لئے وقف کریں۔"

(خطبہ جمعہ الفضل ۲، نومبر ۱۹۶۶ء ص۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفینِ نو

نعمان عزیز ابن مکرم عزیز اللہ صاحب
بشیران فیکٹری بند روڈ لاہور

آصف جنگ خان ابن صفدر جنگ خان صاحب
سٹلائٹ ٹاؤن سرگودہا

مکبر احمد توصیف ابن مبشر احمد صاحب
چک نمبر ۵ ، احمد آباد

وجاہت احمد ابن بشارت احمد صاحب
۱۹/۳ ، باب الابواب ۔ ربوہ

سلمہ بتول بنت عبدالرشید بھٹی صاحب
کارکن جامعہ احمدیہ

کنول مشتاق ابن مشتاق احمد صاحب
۱۶/۸ ، دارالیمن ۔ ربوہ

محمد انصر جاوید ابن مکرم محمد سرور جاوید
دارالرحمت غربی ربوہ

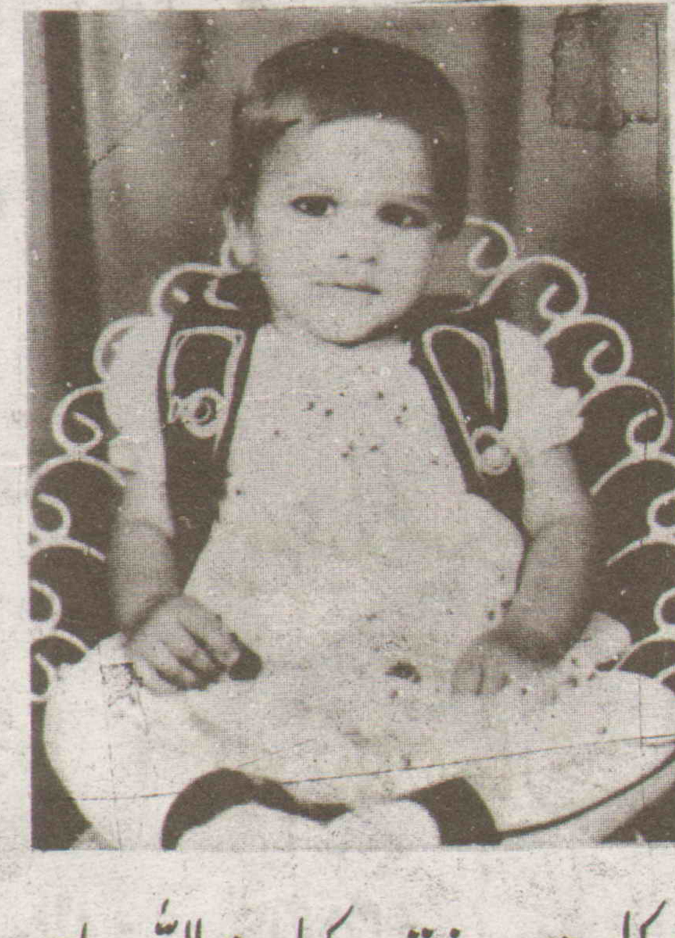

سمیرا کرامت بنت کرامت اللہ صاحب
دارالشکر ۔ ربوہ

اخبار احمدیہ

درخواست دعا

● مکرم محمد ظفر اللہ خان صاحب (علامہ اقبال ٹاؤن لاہور) کو موٹر سائیکل کے حادثہ کے نتیجہ میں چوٹیں آئی ہیں۔

● مکرم محمد اسلم صاحب آف لاہور چھاؤنی ایک لمبے عرصہ سے جسمانی کمزوری، پٹھوں میں تکلیف اور دیگر عوارض کی وجہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔

● مکرم غلام رسول صاحب آف سندھ کو ٹانگ میں شدید درد ہے۔

● مکرم محمد عبداللہ صاحب ربوہ سانس کی تکلیف میں مبتلاء ہیں۔

● مکرم چوہدری محمد عبدالسمیع صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی اہلیہ محترمہ بیمار ہیں

● مکرم ملک محمد اقبال صاحب (لاہور) ابھی تک مکمل صحت یاب نہیں ہوئے۔

قارئین ان سب کی شفایابی کے لئے دعا کریں۔

دُعا

"اے زمین و آسمان کے نور! تو ایسے حالات پیدا کر دے کہ دُنیا کا مشرق بھی اور دُنیا کا مغرب بھی، دُنیا کا جنوب بھی اور دُنیا کا شمال بھی نورِ قرآن سے بھر جائے اور سب شیطانی اندھیرے ہمیشہ کے لئے دُور ہو جائیں"

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے مرے فلسفیو زورِ دعا دیکھو تو

مجلس خدام الاحمدیہ بشیر آباد کا جلسہ

مکرم طارق محمود صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ بشیر آباد نے اطلاع دی ہے کہ ان کی مجلس نے احمدیہ جماعت کے سو سال پورے ہونے کی خوشی میں ۹ نومبر کو وسیع پیمانے پر ایک جلسہ کا انتظام کیا جس میں مقامی خدام و انصار کے علاوہ مبارک آباد اور سنجھر چانگ کے احباب بھی شریک ہوئے کل حاضری ۳۱۴ تھی۔ جلسہ کے پروگرام میں تربیتی تقاریر۔ اطفال کا تقریری مقابلہ دینی معلومات کا مقابلہ اور کبڈی۔ والی بال اور دوڑ کے دلچسپ مقابلے بھی شامل تھے والی بال میچ انصار اور خدام کے درمیان ہوا جو خدام نے جیت لیا۔ بشیر آباد اور مبارک آباد کے خدام کے مابین کبڈی کا میچ ہوا جس میں بشیر آباد کو فتح حاصل ہوئی۔ اطفال کی کبڈی علیحدہ ہوئی۔ آخر میں تمام جیتنے والوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

بقیہ : حضرت عبدالواحد خان

ہیں۔ دروازے بند کر لیتے ہیں محلے اور گلیاں سنسان ہو جاتی ہیں۔ تب وہ محبوب خدا آسمان سے اترتا ہے اس وقت ہوشیار رہنا چاہیئے ورنہ وہ پاس سے گزر جائے گا۔ ایک ولی اللہ جو پورب کے رہنے والے تھے ایک دوہا کہتے ہیں۔ دوہا یہ ہے ؎

جو جاگت ہے سو پاوت ہے
جو سووت ہے سو کھووت ہے

ترجمہ :۔ یعنی جو جاگتا ہے وہ کچھ لے لیگا جو سوتا ہے وہ کھوتا ہے۔

برادرم چوہدری عبدالحمید صاحب دُعا ایک انمول موتی ہے۔ جو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ دنیا کے تمام لوگوں کو دینا چاہتے تھے۔ خوش نصیب ہیں وہ جنہوں نے اس کو اپنایا۔

دُعا کے بغیر اطمینان نہیں ہوتا۔ دُعا کرنے والے اور کرانے والے دونوں کو اطمینان قلب دُعا سے ہی حاصل ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ دُعا سے طمانیت اور سکینت کا کلام دل پر نازل کرتا ہے۔ ۔ ۔ ۔"

اللہ تعالیٰ حضرت خان صاحب کے درجات بلند کرے۔

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

• ہمدردانہ مشورہ
• قابل اعتماد
• اصولی علاج کیلئے

NASIR ناصر

مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

پوسٹ بکس ۶۰ • فون : ۶۳۴

بیرونی مریض فہرست ادویہ و فارم تشخیص و تجویز خط لکھ کر طلب فرمائیں

ربوہ میں آپکے جیولرز

پاک گولڈ سمتھ

میاں عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام

عقب جمال بیکری ربوہ

فون دکان : ۵۵۰ رہائش ۵۴۹ ، ۴۹

اشتہارات کے بارے میں ایک ضروری گزارش

ادارہ الفضل اپنے قارئین کے لئے مشتہرین کے اشتہارات شائع کرتا ہے لیکن یہ امر احباب کو پوری توجہ سے نوٹ فرمالینا چاہیئے کہ الفضل میں اشتہار کی اشاعت ہرگز کسی کی ضمانت نہیں۔ اصولی طور پر اخبارات میں جو اشتہارات شائع ہوتے ہیں ادارہ ان کا کبھی بھی ذمہ دار نہیں ہوتا۔ جملہ احباب اپنے کاروباری معاملات اپنی سمجھ بوجھ اور صوابدید پر طے فرمایا کریں۔

(مینیجر الفضل)

ربوہ میں آپکے قدیمی احمدی جیولرز

محمود جیولرز

بالمقابل بیت المہدی گولبازار ربوہ

چوہدری محمود احمد راجپوت فون گھر : ۶۸۲ دوکان : ۶۸۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تریاقِ اٹھراء
اٹھراء کے علاج کیلئے مشہور عالم گولیاں
قیمت مکمل کورس ۶۰/-

نورِ نظر
اولادِ نرینہ کے لئے تجربہ شدہ گولیاں
قیمت مکمل کورس ۳۰۰/-

زد جامِ عشق
موتی و کستوری والا نمبر ۱
مکمل کورس ۳۶۰/-

اکسیرِ معدہ
ہاضمہ کی اصلاح کیلئے لذیذ اور مفید چورن
قیمت ۵/-، ۱۰/-، ۲۰/-

قندِ شفاء
نزلہ زکام کھانسی کے لئے مفید اور آسان جوشاندہ
قیمت فی ڈبی ۷/-

خورشید یونانی دواخانہ
فون :- دکان ۵۳۸ رہائش ۳۳۸
گولبازار ربوہ

ہر گھر کی پسند

رحمت سویاں

تیار کردہ :
نعمت کرامت گول صابن والا فیصل آباد

فیصل آباد ـ فون ۲۳۲۵۸ ۴۴

ہر قسم کا کاغذ، بکس بورڈ، گتہ بارعایت خریدنے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں

فون ۶۳۸۴۹ فون ۵۲۶۶۷

مقبول پیپر مارٹ

گنپت روڈ ـ لاہور

رہائش : سی ـ ۹ ـ ۱ ماڈل ٹاؤن ۸۵۸۹۱۱

پروپرائیٹر : ملک عبداللطیف ستکوہی

نظر اور دھوپ کی عینکیں ـــ عام مرمت مفت کیجاتی ہے

داؤد بھائی چشمے والے

رحمت بازار ربوہ

جوبلی سٹور رحمت بازار ربوہ

اشیائے خورد و صرف ہمارے ہاں مناسب قیمت پر خرید فرمائیں۔ جوبلی سٹور رحمت بازار ربوہ

قدیمی، اولین، شہرہ آفاق

۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام

دواخانہ حکیم نظام جان

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون ۳۹۹۷

برانچیں

• کراچی : فون ۴۱۳۲۵۱
• لاہور : ۱ ـ D ـ ۳ گلشن راوی
• ملتان : چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
• منڈی بہاؤالدین : بالمقابل شاہ تاج شوگر مل
• رحیم یار خان : فون نمبر ۴۷۹۹
• ربوہ : اقصیٰ چوک کالج روڈ فون نمبر ۵۵۸

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینیجر)

ہمارا نصب العین ـ بہتر اور بے لوث خدمت

ربوہ اور گردونواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا اپنا با اعتماد ادارہ

پراپرٹی ہوم اینڈ پراپرٹی سنٹر

کمیٹی مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

پروپرائیٹرز : نعیم الرحمٰن ضیاء، عزیز احمد خان

فون : دفتر ۶۵۸، گھر : ۴۱۴

پبلشر : آغا سیف اللہ ، پرنٹر : قاضی منیر احمد

مطبع : ضیاء الاسلام پریس ـ ربوہ

مقام اشاعت : دارالنصر غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

انگریزی ادویات اور ٹیکہ جات کا مرکز

کنٹرول ریٹ پر اور بارعایت

بہتر تشخیص : مناسب علاج

کریم میڈیکل ہال

فون ۲۳۱۳۴

گول امین پور بازار ـ فیصل آباد

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں (مینیجر)

• نرینہ اولاد سے محروم
• بے اولاد،
• اٹھراء ـ سوکھا، گرمی، گیس
کا علاج کرنے والے

۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت

مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ پوسٹ بکس ۱۹۰ فون ۴۳۱ ، ۷۴۸۴۴ / ۷۶۴۹۷

زیر نگرانی
حکیم عبدالحمید اعوان
ـ ابن ـ
حکیم نظام جان

برانچیں :
ربوہ : اقصیٰ چوک نزد لیٹر بکس
ملتان : نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ
چوک قلعہ کالروالہ : تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
کراچی : محمود آباد نمبر ۳ نزد شبینہ ڈاکخانہ

خواتین کیلئے انتظام کے ساتھ